

کتاب یوئیل اور لودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ کلیسیا - نمبر چار

Jeff Pippenger

2025-12-07

نمبر چار

اشعیاہ باب اٹھائیس میں "یروشلم پر حکومت کرنے والے تمسخر کرنے والے مرد" کو "افرائیم کے شرابی" اور "غرور کا تاج" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ "تاج" قیادت کی نمائندگی کرتا ہے اور "غرور" شیطانی کردار کی نمائندگی کرتا ہے۔

شرابیوں کا تقابل بقیہ ('باقی ماندہ') سے کیا گیا ہے جو خدا کے جلال کا 'تاج' بن جاتے ہیں، کیونکہ آخری بارش کے دوران خداوند اپنی 'جلال کی بادشاہی' قائم کرتا ہے، جس کی تمثیل صلیب پر اُس کے 'فضل کی بادشاہی' قائم کرنے سے دی گئی تھی۔ صلیب پر فضل کی بادشاہی اتوار کے قانون کے وقت جلال کی بادشاہی کی تمثیل ہے۔ آخری بارش 9/11 کو شروع ہوئی جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی اور زندوں کی عدالت شروع ہوئی۔

میں نے دیکھا کہ ساری چیزیں اپنے سامنے آنے والے قریب الوقوع بحران پر نہایت گہری نظر جمائے ہوئے ہیں اور اپنے خیالات اسی پر مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ اسرائیل کے گناہوں کا پہلے سے عدالت کے سامنے پیش ہونا لازم ہے۔ ہر گناہ کا اقرار مقدس مقام پر ہونا چاہیے، تب کام آگے بڑھے گا۔ یہ ابھی کرنا ضروری ہے۔ مصیبت کے وقت میں باقی ماندہ لوگ پکاریں گے، اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھ کیوں چھوڑ دیا؟

"پچھلی بارش اُن پر نازل ہو رہی ہے جو پاک ہیں—تب سب کے سب اُسے پہلے کی طرح حاصل کریں گے۔"

"جب وہ چار فرشتے چھوڑ دیں گے، تو مسیح اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ اخیر کی بارش کسی کو بھی نہیں ملے گی سوائے اُن کے جو اپنی پوری استطاعت کے مطابق سب کچھ کر رہے ہیں۔ مسیح ہماری مدد کرے گا۔ سب لوگ خدا کے فضل سے، یسوع کے خون کے وسیلہ سے، غالب آ سکتے ہیں۔ سارا آسمان اس کام میں دل چسپی رکھتا ہے۔ فرشتے دل چسپی رکھتے ہیں۔" Spalding and Magan, 3

کتاب مکاشفہ کی چار ہواؤں کو یسعیاہ بھی ایک سخت ہوا کے طور پر پیش کرتا ہے جو مشرقی ہوا کے دن روک دی گئی تھی، بالکل اسی طرح جیسے مکاشفہ کی فتنہ و فساد کی چار ہوائیں چار فرشتوں کے ذریعے قابو میں رکھی گئی ہیں۔ بہن وانٹ کے مطابق ان چار ہواؤں کی تشبیہ ایک "آزاد ہونے کو بیتاب غصیلا گھوڑا" سے دی گئی ہے جو "موت اور تباہی" لاتا ہے۔ یہ چار ہوائیں تدریجاً چھوڑ دی جاتی ہیں: ابتدا 9/11 سے ہوتی ہے، پھر اتوار کے قانون پر بہت زیادہ شدت اختیار کرتی ہیں، اور جب انسانی آزمائشی مدت ختم ہو جاتی ہے تو پوری طرح آزاد کر دی جاتی ہیں۔

آزاد اور مقید

ساتواں نرسنگا، جو تیسری وائے بھی ہے اور جو خدا کے بھید کی تکمیل کا اعلان کرتا ہے، نائن الیون کے موقع پر نبوی طور پر بجایا گیا جب اسلام کو چھوڑ دیا گیا، اور پھر نائن الیون کے بعد جارج ڈبلیو بش نے اسے نبوی طور پر روک دیا۔ اسلام کی ماں ہاجرہ، یعنی اسماعیل کی والدہ، روک اور رہائی کی علامت ہے۔ سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم سے اولاد پیدا کرنے کے لیے آزاد کیا، پھر حسد کی وجہ سے سارہ نے اسے روک

دیا، جس سے ہاجرہ بھاگ نکلی، یہاں تک کہ فرشتے نے ہاجرہ کو بھاگنے سے روکا اور اسے واپس لوٹنے کو کہا۔ اسحاق کی پیدائش کے بعد ہاجرہ اور سارہ کی چپقلش جاری رہی یہاں تک کہ ابراہیم نے لونڈی کو نکال دیا، یوں اس پر ایک اور پابندی عائد کر دی۔

اسلام کے چار فرشتے مکاشفہ باب نو آیت پندرہ میں مذکور تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن کی پیشگوئی کے آغاز میں آزاد کیے گئے اور پھر 11 اگست 1840 کو انہیں روک دیا گیا۔

اور چھٹے فرشتے نے نرسنگا پھونکا، اور میں نے اُس سونے کی قربان گاہ کے چار سینگوں میں سے، جو خدا کے سامنے ہے، ایک آواز سنی، جو اُس چھٹے فرشتے سے، جس کے پاس نرسنگا تھا، کہہ رہی تھی کہ بڑے دریا فرات میں بندھے ہوئے چار فرشتوں کو چھوڑ دے۔ اور وہ چار فرشتے چھوڑ دیے گئے جو ایک گھڑی اور ایک دن اور ایک مہینے اور ایک سال کے لیے تیار کیے گئے تھے تاکہ آدمیوں کے تیسرے حصے کو قتل کریں۔ مکاشفہ 9:13-15۔

9/11 پر حملے کے لیے تیسری مصیبت کے اسلام کو آزاد کیے جانے کے بعد، جارج ڈبلیو بش نے دہشت گردی کے خلاف اپنی عالمی جنگ شروع کی اور اسلام پر قدغن لگا دی۔ اسلام کی علامت اسماعیل کا اولین ذکر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسماعیل کی اولاد ہر انسان کے خلاف ہوگی اور ہر انسان ان کے خلاف ہوگا۔

اور خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا، دیکھ، تو حاملہ ہے، اور ایک بیٹے کو جنم دے گی، اور اُس کا نام اسمعیل رکھنا؛ کیونکہ خداوند نے تیری مصیبت سنی ہے۔ اور وہ وحشی آدمی ہوگا؛ اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف ہوگا، اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسے گا۔ پیدائش 16:11، 12۔

اسلام وہ قوت ہے جو دنیا کے اختتام پر ہوگی کہ "ہر آدمی کا ہاتھ" اس کے خلاف ہوگا، اور اسلام ہر آدمی کے خلاف ہوگا، بالکل اسی طرح جیسے یہ آج کامل طور پر پورا ہو رہا ہے۔ نبوت کی علامت کے طور پر اسلام کا خاص کام ایک عالمی جنگ برپا کرنا ہے۔ اس موضوع کی تصدیق ایلیا اور یوحنا بیتسمہ دینے والے کی کہانی سے ہوتی ہے اور کتاب مکاشفہ میں اسے "قوموں کے غضب ناک ہونے" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

"اس مصیبت کے وقت کا آغاز، یہاں جس کا ذکر ہے، اس وقت کی طرف اشارہ نہیں کرتا جب وبائیں نازل ہونا شروع ہوں گی، بلکہ اس سے ذرا پہلے کے ایک مختصر عرصے کی طرف، جب مسیح مقدس میں ہوگا۔ اس وقت، جب نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آتی جائے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، پھر بھی انہیں روک کر رکھا جائے گا تاکہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ اسی وقت 'آخری بارش' یا خداوند کے حضور سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور مقدسوں کو اس زمانے میں ثابت قدم رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری وبائیں نازل کی جائیں گی۔" ابتدائی تحریریں، 85۔

اُن "دنوں" میں جب پچھلی بارش برس رہی ہو، مسیح اپنی جلال کی بادشاہی قائم کرتا ہے، جیسا کہ کتاب دانی ایل میں دکھایا گیا ہے۔

اور ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک بادشاہت قائم کرے گا جو کبھی تباہ نہ ہوگی، اور وہ بادشاہت دوسرے لوگوں کے سپرد نہ کی جائے گی بلکہ وہ ان سب بادشاہیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نیست و نابود کر دے گی، اور وہ ابد تک قائم رہے گی۔ دانیال 2:44۔

ان "ایام" میں جب مسیح اپنی جلال کی بادشاہی قائم کرتا ہے، وہ لوگ جو مسیح کے جلال کا "تاج" ہیں اُن کا مقابلہ اُن شرابیوں سے کیا گیا ہے جو تکبر کا "تاج" پہنتے ہیں۔ حقوق کی وہ "رویا" جسے لکھا جانا تھا اور "لوحوں" پر صاف صاف بیان کرنا تھا، ایڈونٹ ازم کے بنیادی حقائق کی تاریخی گواہی کو

جاندار طور پر واضح کرتی ہے۔ حقوق کی گواہی میں یویل کی بیان کردہ دو جماعتیں—یا تو "تکبر" یا "جلال"—اس طرح نمایاں کی گئی ہیں کہ ایک گروہ ایمان سے راست ٹھہرایا جاتا ہے اور دوسرا تکبر میں پھولا ہوا ہے۔ باب دو کی آیت چار ان دونوں جماعتوں کو مخاطب کرتی ہے، اور یہ فریسی اور محصول لینے والے کی کلاسیکی تمثیل کے متوازی ہیں۔ محصول لینے والا راست ٹھہرایا ہوا اپنے گھر گیا، اور فریسی کی "جان" "سیدھی نہیں" کیونکہ وہ "پھولی ہوئی" ہے۔

دیکھو، جو مغرور ہے، اس کی جان اس میں راست نہیں؛ لیکن راستباز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔
حقوق ۲:۴۔

اگلی آیت میں حقوق اُس طبقے کی نشاندہی کرتا ہے جس کے دل غرور سے بھرے ہوئے ہیں اور اسے شرابی قرار دیتا ہے، یوں اشعیا اور حقوق کے شرابیوں کو "غرور" سے جوڑ دیتا ہے۔

ہاں، نیز یہ کہ شراب کے سبب وہ سرکشی کرتا ہے؛ وہ مغرور آدمی ہے، گھر میں ٹھہرتا نہیں؛ جو اپنی خواہش کو جہنم کی مانند وسیع کرتا ہے، اور موت کی مانند ہے، اور کبھی سیر نہیں ہوتا؛ بلکہ سب قوموں کو اپنے پاس جمع کرتا ہے اور سب لوگوں کو اپنے لیے انبار لگا لیتا ہے۔ حقوق ۲:۵

یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حقوق کی یہ آیات صرف ملیرائٹ تاریخ میں ہی پوری نہیں ہوئیں، بلکہ ان کی تکمیل ایلن واٹ اور ایڈونٹسٹ تحریک کے ابتدائی بانیوں دونوں کے ہاں ایک عام موضوع رہی ہے۔ ملیرائٹ تاریخ میں چوتھی آیت میں پیش کیے گئے ایمان کے سبب جو لوگ راست ٹھہرائے گئے، وہی تھے جنہوں نے پہلی مایوسی کے بحران کو برداشت کیا، جو ایک طرف انتظار کے زمانے کی علامت بنا اور دوسری طرف بابل کے گرنے کا اعلان کرنے والے دوسرے فرشتے کے پیغام کی آمد کی نشان دہی کرتا تھا۔ ملیرائٹس نے اس آزمائشی تاریخ میں یہ سمجھا کہ سابقہ عہدی قوم، جو تاریخی طور پر پروٹسٹنٹ رہی تھی، بابل کی بیٹیاں بن چکی تھی۔ یہ پروٹسٹنٹ ساردس کی کلیسیا سے مراد تھے، جو ایک عہدی قوم کی علامت تھی، کیونکہ ان کے پاس ایک "نام" تھا، جو کردار اور عہدی تعلق دونوں کی علامت ہے، مگر وہ مردہ تھے۔

اور ساردس کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ؛ یہ باتیں وہ فرماتا ہے جس کے پاس خدا کے سات روح اور سات ستارے ہیں؛ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ کہلاتا ہے مگر مردہ ہے۔ مکاشفہ 3:1۔

1844 کے امتحانی عمل میں، جو 19 اپریل کو شروع ہوا اور بعد ازاں 22 اکتوبر کو ختم ہوا—جو لوگ اس امتحان میں ناکام ہوئے وہ تکبر میں مبتلا ہو گئے، اور اگر ہم آیت پانچ کے بعد آنے والی آیات پڑھیں تو وہاں انسانی غرور کی خصوصیت پاپائی رعونت اور خود بڑائی کی مثال کے ذریعے نمایاں کی گئی ہے۔ یہ بیسویں آیت پر ختم ہوتا ہے جہاں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ خداوند اپنے مقدس ہیکل میں ہے؛ ساری زمین خاموش رہے۔

لیکن خداوند اپنے مقدس ہیکل میں ہے۔ تمام زمین اُس کے حضور خاموش رہے۔ حقوق ۲:۲۰۔

حقوق کے دوسرے باب کی آیت دو 19 اپریل 1844 کی پہلی مایوسی کی نشان دہی کرتی ہے، اور یہ باب آیت بیس پر ختم ہوتا ہے؛ وہ آیت واضح طور پر 22 اکتوبر 1844 کی نشان دہی کرتی ہے جب خداوند یکایک اپنے ہیکل میں آیا۔

22 اکتوبر، 1844 کو چار آمدیں (سطر بہ سطر)

"مسیح کا ہمارے سردار کاہن کے طور پر انتہائی مقدس مقام میں، مقدس کی تطہیر کے لیے آنا، جیسا کہ دانی ایل 8:14 میں منظر عام پر لایا گیا ہے؛ ابن آدم کا قدیم الایام کے حضور آنا، جیسا کہ دانی ایل 7:13 میں پیش کیا گیا ہے؛ اور خداوند کا اپنے ہیکل میں آنا، جس کی پیشین گوئی ملاکی نے کی ہے، یہ سب ایک ہی واقعہ کی توصیفات ہیں؛ اور یہی بات اُس تمثیل میں بھی ظاہر کی گئی

ے جو مسیح نے متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل میں دلہے کے شادی میں آنے کے بارے میں بیان کی ہے۔ "عظیم جدوجہد، 426۔"

تیسری اور چوتھی آیت ان دو طبقات کی نشاندہی کرتی ہیں جو دوسری سے بیسویں آیت تک کے آزمائشی عمل میں وجود میں آتے ہیں، یعنی وہ آزمائشی عمل جو 19 اپریل 1844 سے 22 اکتوبر 1844 تک جاری رہا۔ چوتھی سے انیسویں آیات پاپائی اقتدار کو مخاطب کرتی ہیں، سوائے چودھویں آیت کے جو 9/11 پر مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کے نزول کے بعد پیش آنے والے تاریخی واقعات کو بیان کرتی ہے۔

کیونکہ زمین خداوند کے جلال کی معرفت سے بھر جائے گی، جیسے پانی سمندر کو ڈھانپ لیتا ہے۔
حقوق ۲:۱۴

ملرائٹ تاریخ میں دوسرے فرشتے کے آزمائشی عمل کے دوران عبادت گزاروں کی دو جماعتیں وجود میں آئیں اور بعد ازاں 22 اکتوبر 1844ء کے بحران میں ظاہر ہوئیں۔ اس عبارت میں شریروں کا جو کردار بیان ہوا ہے وہ پاپائیت کا کردار ہے، اور اسی آزمائشی مدت میں وفادار ملرائٹوں نے دوسرے فرشتے کے پیغام کے مطابق یہ اعلان کیا کہ ملرائٹ پیغام کو رد کرنے کے باعث پروٹسٹنٹ کلیسیا روم کی بیٹیوں میں شمار ہونے لگی۔ جو تنازع 19 اپریل کو شروع ہو کر 22 اکتوبر کو ختم ہوا، وہی وہ مقام تھا جہاں کردار یا تو بابل کی شراب کا متکبر پینے والا—جیسا کہ بلشاصر—ثابت ہوا، یا پھر ایسا شخص جو بلشاصر کے سامنے دانی ایل کی طرح اپنے ایمان کے باعث راست ٹھہرا۔ یہی تنازع وہ جگہ ہے جہاں وہ ڈراما کھلتا ہے جو دنیا کو تیسرے فرشتے کے پیغام سے وابستہ ابدی حقائق کی طرف بیدار کرتا ہے۔ نشے میں مدہوش بمقابلہ راست ٹھہرائے گئے کا یہ پس منظر اس بحث کے سیاق میں رکھا گیا ہے کہ دنیا ان معاملات پر کیسے منور کی جاتی ہے: "کیونکہ زمین خداوند کے جلال کی معرفت سے اس طرح معمور ہو گی جیسے پانی سمندر کو ڈھانپ لیتا ہے۔" یہ روشن کاری 9/11 سے شروع ہوئی۔

حقوق کے دوسرے باب میں پیش کی گئی تاریخ کے اختتام پر، خداوند 22 اکتوبر 1844 کو اچانک اپنے ہیکل میں آیا۔ اس نے ایسا دانی ایل باب اٹھ کی آیت چودہ میں پلمونی کے طور پر پیش کی گئی پیش گوئی کی تکمیل میں کیا۔

پالمونی

بائبل تقویم کے ساتویں مہینے کے دسویں دن، جو 1844 میں دسویں مہینے کے بائیسویں دن پڑا، حقوق 2:20 کی تکمیل ہوئی، اور علامتی عدد '220' اس 'باب اور آیت' میں نظر آتا ہے جو آسمانی مقدس میں مسیح کی خدمت میں ایک تدبیری تبدیلی کی نشان دہی کرتا ہے۔ ایک سو چوالیس ہزار کی ایک نبوی خصوصیت یہ ہے کہ وہ پرہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔ مسیح کی پیروی کرنے کا مطلب ہے اس کے کلام میں اس کی پیروی کرنا۔

خدا کے کلام میں، عدد "220" علامتی طور پر الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے، اور اسی تاریخ کو مسیح نے جو کام شروع کیا وہ اپنی الوہیت کو انسانیت کے ساتھ ملانے کا کام تھا۔ 1844 میں دسویں مہینے کے بائیسویں دن، یا علامتی طور پر بائیس ضرب دس جو "220" کے برابر ہے (22 X)، 220 = 10 یا یوں کہیے کہ اسی تاریخ پر جو علامتی طور پر "220" کے برابر آتی ہے، حقوق "2:20" کی تکمیل ہوئی جب مسیح تفتیشی عدالت شروع کرنے کے لیے مقدس مقام سے قدس الاقداس میں منتقل ہوئے۔

پلمونی، وہ عجیب عدد، اس 'سوال و جواب' کے اندر قائم ہے جو ایڈونٹ ازم کا مرکزی ستون ہے، اور زیادہ تر ایڈونٹسٹ اس حقیقت سے مکمل طور پر خبر ہیں۔

وہ کلام مقدس جو سب سے بڑھ کر ایڈونٹ ایمان کی بنیاد اور اس کا مرکزی ستون رہا تھا، یہ اعلان تھا: ”دو ہزار تین سو دنوں تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے گا۔“ [The Great 409] 8:14. Controversy, 409]

دانیال باب آٹھ کی آیات تیرہ اور چودہ میں، آیت تیرہ ایک سوال پیش کرتی ہے جس کے بعد آیت چودہ میں اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ عبرانی لفظ ”پلمونی“ کا ترجمہ آیت تیرہ میں ”وہ مخصوص قدیس“ کیا گیا ہے، اور مسیح کے اس مخصوص نام کا مطلب ”عجیب شمار کرنے والا“ یا ”رازوں کا شمار کرنے والا“ ہے۔

جب ایلن وائٹ اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ آیت چودہ ایڈونٹزم کا مرکزی ستون اور بنیاد ہے، تو وہ الٰہی تاکید کو ان دو آیات کے سوال و جواب پر مرکوز کرتی ہیں، جو یہ تقاضا کرتے ہیں کہ مسیح، بطور ”عجیب شمار کرنے والا“، اہم ترین مرجع ہونا چاہیے۔ سسٹر وائٹ نے بارہا اس بات پر زور دیا کہ ہر عبارت میں مسیح کو مرکزی سچائی کے طور پر دیکھا جائے، اور آیت تیرہ اور چودہ میں مسیح کا براہ راست ظہور ہے۔ ”وہ مخصوص مقدس“—جو پلمونی ہے۔

جب ایڈونٹ ازم نے 1863 میں احبار باب چھبیس کے ’سات وقت‘ کو مسترد کیا، تو انہوں نے پلمونی سے چشم پوشی کی، کیونکہ سوال و جواب کا نبوتی ڈھانچہ موسیٰ کے ’سات وقت‘ اور دانی ایل کے ’تئیس سو دن‘ کے باہمی تعلق پر مبنی ہے۔ موسیٰ کے ’سات وقت‘ یعنی دو ہزار پانچ سو بیس سال، اور دانی ایل کے ’تئیس سو شامیں اور صبحیں‘ یعنی تئیس سو سال کا نبوتی رشتہ وقت کے ذریعے قائم ہوتا ہے، جس کی نمائندگی اعداد سے ہوتی ہے، اور ’عجیب شمار کرنے والا‘ بالکل اس سوال و جواب کے عین مرکز میں ہے جو ایڈونٹ ازم کے مرکزی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنہوں نے یوسف کی تحریریں پڑھی ہوں، انہیں شاید اس کے منطقی دلائل یاد ہوں جو خدا کی پیدا کردہ دو خاص چیزوں کی نشاندہی کرتے ہیں: ایک عبرانی زبان اور دوسری قابل پیمائش وقت، جس کے لیے ریاضی درکار ہوتی ہے۔

آیت تیرہ پوچھتی ہے: ”کب تک؟“ آیت ”کب“ نہیں پوچھتی، یہ ”کب تک؟“ پوچھتی ہے۔ اگر سوال مدت کے بارے میں ہے (کب تک؟) یا اگر سوال وقت کے ایک خاص نقطے کے بارے میں ہے (کب؟)، تو اسے صحیح طور پر سمجھنا ضروری ہے۔ آیت چودہ میں سوال کا جواب یا تو وقت کے کسی خاص نقطے کی نشان دہی ہے، یا کسی مدت کی—اور ممکن ہے دونوں کی—لیکن جواب جو بھی ہو، اسے آیت تیرہ کے سوال کے سیاق کے اندر رکھنا لازم ہے۔ کلام کو صحیح طور پر تقسیم کرنا، یا یوں کہیے آیت چودہ کے جواب کو درست طور پر سمجھنا، سوال کے سیاق کی درست فہم کا تقاضا کرتا ہے۔ کیا یہ ”کب“ ہے یا ”تک“؟

افرائیم کے شرابی مبہم طور پر یہ تعلیم دیتے ہیں کہ چودہویں آیت وقت کے ایک نقطے کی نشان دہی کرتی ہے، جسے وہ 22 اکتوبر 1844 قرار دیتے ہیں، اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ممکن ہے کہ وہ اسی اقتباس کی طرف بھی اشارہ کریں جسے ہم نے ابھی عظیم تنازعہ سے نقل کیا ہے، لیکن خدا کا کلام نہ کبھی بدلتا ہے اور نہ کبھی ناکام ہوتا ہے۔ ’کتنی مدت‘ کا سوال مدت کی نشان دہی کرتا ہے، نہ کہ وقت کے کسی نقطے کی۔ 22 اکتوبر 1844 تفتیشی عدالت کے دور کا آغاز تھا اور اس کام سے متعلق سچائیاں ابدی انجیل کی نمائندگی کرتی ہیں اور محض اس تاریخ سے کہیں زیادہ اہم ہیں جس دن یہ شروع ہوا۔

عبرانی گرامر واضح ہے، اور اسی مفہوم کو کنگ جیمز ورژن میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ نہ صرف گرامر سوال کو واضح طور پر مدت کے سیاق میں رکھتی ہے بلکہ ”کب تک“ کا سوال بائبل پبلیشنگ کی ایک علامت بھی ہے۔ متعدد شواہد سے یہ دکھایا جا سکتا ہے کہ ”کب تک“ کا سوال بطور علامت 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہم پہلے ”کب تک“ کی علامت پر غور کریں گے، پھر پلمونی اور یوایل کی طرف واپس آئیں گے۔

کب تک؟ اشعیا چھ

اشعیاہ باب چھ، آیت تین میں فرشتے کہتے ہیں کہ زمین خدا کے جلال سے معمور ہے۔

اور ایک نے دوسرے کو پکار کر کہا: پاک، پاک، پاک، رب الافواج ہے؛ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔ اشعیاہ 6:3.

سسٹر وائٹ مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کے نزول کو آیت تین کے فرشتوں کے ساتھ جوڑتی ہیں۔ جب وہ [فرشتے] اُس مستقبل کو دیکھتے ہیں جب ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہو جائے گی، تو ظفر مندانہ حمد کا ترانہ خوش آہنگ ترنم میں ایک سے دوسرے تک گونجتا ہے: 'پاک، پاک، پاک ہے رب الافواج'۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 22 دسمبر 1896۔

اشعیا 9/11 کے موقع پرے اور وہ پوچھتا ہے کہ "کتنی دیر تک" اسے ایسے لاؤدیکھائی لوگوں کو، جو دیکھنا یا سننا نہیں چاہتے، 9/11 کا پیغام پیش کرنا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ وہ ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہر منہدم ہو جائیں، اور شہروں کی تباہی اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے، جب قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے۔

تب میں نے کہا، اے خداوند، کب تک؟ اور اس نے جواب دیا، یہاں تک کہ شہر ویران ہو جائیں اور ان میں کوئی بسینے والا نہ رہے، اور گھروں میں کوئی آدمی نہ بچے، اور زمین بالکل سنسان ہو جائے؛ اور خداوند آدمیوں کو دور دور تک ہٹا دے، اور ملک کے درمیان بڑی بے آبادی ہو۔ لیکن پھر بھی اس میں ایک دسواں حصہ رہے گا، اور وہ لوٹ آئے گا، اور نکل لیا جائے گا: جیسے بطم کا درخت اور بلوط، جن میں جب وہ اپنے پتے جھاڑتے ہیں تب بھی جان باقی رہتی ہے؛ اسی طرح مقدس نسل ہی اس کی اصل ہوگی۔ اشعیا 6:11-13.

9/11 کے موقع پر، جب زمین خدا کے جلال سے منور ہوئی، یسعیاہ کو آخری پارش کا پیغام پیش کرنے کے لیے مسح کیا جاتا ہے اور وہ پوچھتا ہے کہ اسے کتنی مدت تک 9/11 کا پیغام اُن لوگوں کو سنانا ہے جن کے دل موٹے ہو گئے ہیں؟ جواب یہ ہے: جب تک اتوار کے قانون تک، جب ملک کے بیچ میں ایک بڑا ترک ہوگا۔ یہ بڑا ترک لاودیکھائی ایڈونٹزم کے ذریعے واقع ہوتا ہے، جسے یسعیاہ باب بائیس میں شبنہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔

دیکھ، خداوند تجھے ایک زبردست اسیری کے ساتھ لے جائے گا، اور ضرور تجھے لپیٹ لے گا۔ وہ یقیناً تجھے زور سے گھمائے گا اور گیند کی طرح ایک وسیع ملک میں اچھال دے گا؛ وہاں تو مر جائے گا، اور وہاں تیرے جلال کے رتھ تیرے آقا کے گھرانے کی رسوائی ہوں گے۔ اور میں تجھے تیرے منصب سے برطرف کر دوں گا، اور وہ تجھے تیری حیثیت سے نیچے اتار دے گا۔ یسعیاہ 19-22:17

لودیکھائی ایڈونٹزم اتوار کے قانون کے وقت سچائی کو ترک کر دیتا ہے اور وہیں 'گرا دیا جاتا ہے' جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ آیت اکتالیس میں بیان کیا گیا ہے۔

اور وہ اس جلیل القدر سرزمین میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ممالک الٹ دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے، یعنی ادوم، اور موآب، اور بنی عمون کے سردار۔ دانی ایل 11:41۔

جب یسعیاہ پوچھتا ہے "کب تک"، تو اسے کہا جاتا ہے کہ وہ یہ پیغام ایڈونٹ ازم کو اسی وقت تک پیش کرے جب تک اتوار کا قانون نہ آجائے، جب دانیال باب گیارہ آیت اکتالیس کے "بہت سے" "گرا دیے جائیں گے"، جب وہ سبت اور خدا کو چھوڑ دیں گے۔ پھر وہ خداوند کے منہ سے اگل دیے جائیں گے جیسا کہ مکاشفہ کی کتاب میں پیش کیا گیا ہے، جہاں بائبل کی تمام کتابیں ملتی اور ختم ہوتی ہیں، اور جہاں یسعیاہ باب بائیس میں شبنہ کو "شدت سے" "ایک بڑے ملک میں گیند کی طرح" اچھال کر پھینکا جانا دکھایا گیا ہے جب انہیں "ہٹا" کر "دور" لے جایا جاتا ہے۔

اس زمانے میں بقیہ، جسے 'دسویں حصہ' (یعنی عشر) کے طور پر پیش کیا گیا ہے، 'لوٹ آئے گا'؛ جنہیں اس عبارت میں ان درختوں سے تشبیہ دی گئی ہے جن میں 'جوہر' اس وقت بھی باقی رہتا ہے جب پتے جھڑ جاتے ہیں۔ 'پتے' نبوی علامت نگاری میں 'اقرار' کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جب ایڈونٹسٹ ازم اتوار کے قانون تک پہنچے گا اور خدا کے سبت کی جگہ ہفتے کے پہلے دن کو قبول کرے گا، تو وہ اپنے 'اقرار' کے پتے اتار پھینکیں گے اور اب خدا کے ساتویں دن کے سبت کی پاسداری کا دعویٰ نہیں کریں گے۔

انجیر کے درخت پر لعنت کرنا ایک عملی تمثیل تھی۔ وہ بے ثمر درخت، جو اپنے بناوٹی شاخ و برگ کی نمائش مسیح کے عین سامنے کر رہا تھا، یہودی قوم کی علامت تھا۔ منجی نے چاہا کہ اپنے شاگردوں پر اسرائیل کی بربادی کے سبب اور اس کی یقینیت کو واضح کر دے۔ اسی مقصد کے لیے اس نے درخت کو اخلاقی اوصاف سے متصف کیا اور اسے الہی صداقت کا شارح بنا دیا۔ یہودی تمام دوسری قوموں سے ممتاز کھڑے تھے، اور خدا سے وفاداری کا اقرار کرتے تھے۔ وہ اس کے خاص فضل یافتہ رہے تھے، اور وہ ہر دوسری قوم سے بڑھ کر راستبازی کا دعویٰ کرتے تھے۔ مگر وہ دنیا کی محبت اور حرص زر سے بگڑ چکے تھے۔ وہ اپنے علم پر فخر کرتے تھے، لیکن خدا کے مطالبات سے ناواقف تھے، اور منافقت سے بھرے ہوئے تھے۔ بے ثمر درخت کی مانند انہوں نے اپنی بناوٹی شاخیں بلند پھیلا رکھی تھیں، ظاہر میں ہری بھری اور آنکھوں کو دلکش، لیکن وہ "پتوں کے سوا کچھ نہ دیتے" تھے۔ یہودی مذہب، اپنے شاندار پیکل، مقدس قربان گاہوں، عمامہ باندھے ہوئے کاپنوں اور پرائر رسومات کے ساتھ، بلاشبہ ظاہری طور پر نہایت خوبصورت تھا، لیکن انکساری، محبت اور خیر خواہی مفقود تھیں۔

انجیر کے باغ کے تمام درخت پھل سے محروم تھے؛ مگر جن درختوں پر پتے نہ تھے، انہوں نے کوئی توقع پیدا نہ کی، اور باعث مایوسی بھی نہ بنے۔ ان درختوں سے مراد غیر قومیں تھیں۔ وہ دینداری سے اتنے ہی محروم تھے جتنے یہودی؛ مگر انہوں نے خدا کی خدمت کرنے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ وہ نیکی کے بلند بانگ دعوے نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا کے کاموں اور راہوں سے بے خبر تھے۔ ان کے لیے انجیر کا موسم ابھی نہیں آیا تھا۔ وہ اب بھی اُس دن کے منتظر تھے جو اُن کے لیے روشنی اور امید لے آئے۔ یہودی، جنہیں خدا سے زیادہ برکتیں ملی تھیں، ان نعمتوں کے غلط استعمال پر جواب دہ ٹھہرائے گئے۔ جن امتیازات پر وہ فخر کرتے تھے، وہی ان کے جرم میں اضافہ کا باعث بنے۔ صدیوں کی تمنا۔

582, 583.

اتوار کے قانون کے وقت لاودیکی ایڈونٹسٹوں کا یہ اقرار کہ وہ خدا کے عہد کے لوگ ہیں ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ موت کے عہد کے نشان کو قبول کرتے ہیں اور زندگی کے عہد کی مہر کو رد کر دیتے ہیں۔ تب وہ اپنے اقرار کے پتے اتار پھینکتے ہیں اور سامنے ایک بقایا آتا ہے جس کی نمائندگی یسعیاہ کرتا ہے، جو 9/11 پر 'پرانے راستوں' کی طرف لوٹا، پھر جب اسے (یسعیاہ کو) اپنے بگڑے ہوئے روحانی تجربے کا احساس ہوا تو وہ خاک میں ملا دیا گیا، اور اس کے بعد قربان گاہ سے لیے گئے ایک انگارے سے پاک کیا گیا۔ سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ قربان گاہ کا انگارہ تطہیر کی علامت ہے، لیکن تطہیر تو بس وہی ہے جو انگارے کے یسعیاہ کے ہونٹوں کو چھونے سے انجام پاتی ہے۔

دہکتا کوئلہ پاکیزگی کی علامت ہے۔ اگر وہ ہونٹوں کو چھولے تو ان سے کوئی ناپاک لفظ نہیں نکلے گا۔ دہکتا کوئلہ خداوند کے خادموں کی کوششوں کی قوتِ تاثیر کی بھی علامت ہے۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 16 اکتوبر، 1888۔

قربان گاہ کے "کوئلے" جو آخری دنوں میں زمین پر پھینکے جاتے ہیں، وہی کوئلے ہیں جو مکاشفہ باب آٹھ کی پہلی پانچ آیات میں، ساتویں اور آخری مہر کھلنے پر، زمین پر پھینکے جاتے ہیں۔ اشعیا، اور اسی طرح ایک لاکھ چوالیس ہزار بھی، اُن کے ہونٹوں کو کوئلہ چھونے سے پاک کیے جاتے ہیں، لیکن "کوئلہ" ایک پیغام ہے۔ جب وہ فرشتے کے ہاتھ سے کتاب لے کر اسے کھاتے ہیں تو یہ اُن کے ہونٹوں کو چھوتا ہے۔

انہیں اپنے سچ کے وسیلہ سے مقدس کر؛ تیرا کلام سچ ہے۔ یوحنا 17:17۔

جو لوگ "لوٹتے" ہیں اور باقی ماندہ (بقیہ) بن جاتے ہیں، انہیں بلوط اور ٹیل کے درختوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور جیسے مسیح نے "درخت کو اخلاقی اوصاف سے آراستہ کیا، اور اسے الہی سچائی کا مفسر بنا دیا" اشعیا کے درختوں کے اندر "اخلاقی صفت" "جوہر" کے ذریعے موجود ہے۔ یہ جوہر درختوں کے ساتھ باقی رہتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ لوگ جو صرف اقرار کے پتے تھے کاٹ پھینکے جاتے ہیں۔ "مقدس بیج" ہی "جوہر" ہے اور مسیح نبوت کا "مقدس بیج" ہے۔ وہ درخت جو باقی ماندہ کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، اور باب چھ میں خود اشعیا، آدمیوں یعنی انسانیت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور "مقدس بیج" الوہیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ یوں، اشعیا باب چھ 9/11 سے اتوار کے قانون تک ایڈونٹ ازم کی تطہیر کی نشاندہی کرتا ہے، اور وہ تفصیلات جو اشعیا اس نبوی تاریخ میں فراہم کرتا ہے سب اس کے سوال "کب تک" کے ذریعے نمایاں ہوتی ہیں۔ اشعیا کے لیے "کب تک" کا جواب 9/11 سے اتوار کے قانون تک تھا۔

کب تک؟ ۱۸۴۰-۱۸۴۴

11 اگست، 1840، 9/11 کے لیے ایک پیشگی نمونہ تھا اور 11 اگست، 1840 سے 22 اکتوبر، 1844 تک کی نبوتی تاریخ کے ساتھ کوہ کرم کی وہ لڑائی ایلیا اور یزبل کے نبیوں کے درمیان ہوئی۔ آخر کار بعل کے نبی جھوٹے نبی ثابت ہوئے اور ایلیا نے انہیں قتل کر دیا، لیکن مقابلے کے بالکل آغاز ہی میں ایلیا نے یہ سوال کیا، "کب تک" تم دو خیالوں کے درمیان لنگڑاتے رہو گے۔

اور ایلیاہ سب لوگوں کے پاس آیا اور کہا، تم کب تک دو خیالوں میں لنگڑاتے رہو گے؟ اگر خداوند خدا ہے تو اس کی پیروی کرو، اور اگر بعل ہے تو اس کی پیروی کرو۔ اور لوگوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ تب ایلیاہ نے لوگوں سے کہا، میں ہی، ہاں میں ہی، خداوند کا اکیلا نبی باقی رہ گیا ہوں؛ لیکن بعل کے نبی چار سو پچاس مرد ہیں۔ 1 سلاطین 18:21، 22۔

ایلیا 11 اگست 1840 کو اُس نسل سے یہ پوچھ رہا ہے کہ ملرائیٹ پیغام سچا ہے یا جھوٹا؟ یہ لاودیکیہ کے نام ایک اور پیغام ہے، جیسا کہ اشعیاہ باب 6 میں تھا۔

"ہزاروں لوگ ولیم ملر کی منادی کردہ سچائی کو قبول کرنے پر آمادہ ہوئے، اور خدا کے خادم ایلیاہ کی روح اور قدرت میں برانگیختہ کیے گئے تاکہ اس پیغام کا اعلان کریں۔ یوحنا کی مانند، جو یسوع کا پیش رو تھا، اس سنجیدہ پیغام کی منادی کرنے والوں نے اپنے آپ کو اس بات پر مجبور پایا کہ درخت کی جڑ پر کلہاڑا رکھیں، اور لوگوں کو پکاریں کہ وہ توبہ کے شایان شان پھل لائیں۔ ان کی گواہی ایسی تھی کہ کلیسیاؤں کو بیدار کرے اور زور دار طور پر متاثر کرے، اور ان کے حقیقی کردار کو ظاہر کر دے۔ اور جب آنے والے غضب سے بھاگنے کی سنجیدہ تنبیہ بلند کی گئی، تو بہت سے وہ لوگ جو کلیسیاؤں سے وابستہ تھے، شفا بخش پیغام کو قبول کر گئے؛ انہوں نے اپنی برگشتگیاں دیکھیں، اور توبہ کے تلخ آنسوؤں اور جان کی گہری اذیت کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے حضور فروتن کیا۔ اور جب خدا کی روح ان پر ٹھہری، تو انہوں نے اس صدا کو بلند کرنے میں مدد دی، 'خدا سے ڈرو، اور اس کو جلال دو؛ کیونکہ اُس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے۔' Early

Writings, 233

1840 سے 1844 کے آزمائشی دور میں، ان پروٹسٹنٹوں نے جنہوں نے ایلیا کے پیغام کو ٹھکرا دیا تھا، روم کی بیٹیاں بن کر پروٹسٹنٹ ازم کی علمبرداری ملیرائٹ ایڈونٹسٹ ازم کے حوالے کر دی۔ اشعیا اور ایلیا کے ساتھ ہمارے پاس دو گواہ ہیں جو اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ "کب تک" کا سوال اس تاریخی سلسلے کی علامت ہے جو 9/11 سے شروع ہو کر اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے۔ ملیرائٹ تاریخ میں 11 اگست 1840، 9/11 کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، اور 22 اکتوبر 1844 اتوار کے قانون کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ جب آسمان سے آگ اتری اور ایلیا کی قربانی کو کہا گئی، تو بارہ پتھر اس قربانی کے ساتھ سب منور ہو گئے، یوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کو بطور علم نشان زد کیا گیا، جن کی نمائندگی روشن پتھروں کے طور پر کی گئی۔ اس کے بعد جھوٹے نبیوں کو ایلیا نے ہلاک کر دیا، بالکل اسی طرح

جیسے ریاستہائے متحدہ، جو جھوٹا نبی ہے، اتوار کے قانون پر بطور چھٹی بادشاہت ہلاک کیا جاتا ہے۔

اشعیاہ باب 6 خدا کی قوم کے درمیان 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون تک آزمائش، چھانٹی اور تطہیر کے عمل کو نمایاں کرتا ہے۔ ایلیاہ خدا کی قوم کے لاودکیائی رویے کو مخاطب کرتا ہے، اور ساتھ ہی سچے اور جھوٹے نبی کے درمیان اور نتیجتاً سچے یا جھوٹے پیغام کے درمیان فرق کے شواہد بھی پیش کرتا ہے۔ چنانچہ 11 اگست، 1840 سے شروع ہو کر 22 اکتوبر، 1844 پر ختم ہونے تک ساردس کے دور کے پروٹسٹنٹوں پر ایک نبوتی امتحان لایا گیا، اور جس طرح کوہ کرمل پر آگ نے دو طبقوں میں تقسیم پیدا کی تھی، اسی طرح 1844 میں بھی دو طبقے ظاہر ہوئے۔ امتحان کے اس عمل میں ایک طبقہ وہ تھا جو عنقریب "سابق" عہدی قوم بننے والا تھا، اور دوسرا طبقہ ملرائٹ ایڈونٹ ازم تھا جس کے ساتھ خدا 22 اکتوبر، 1844 کو عہد میں داخل ہونے والا تھا۔ امتحان اور تقسیم کا یہ دور انگورستان کی کہانی ہے، کیونکہ ملرائٹ ایڈونٹ ازم اسی مرحلے پر سچا نبی ثابت ہوا جب ساردسی پروٹسٹنٹ ازم نے مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے طور پر اپنا کردار ادا کرنا شروع کیا۔ جس طرح بعل کے نبی جھوٹے ثابت ہوئے، اسی طرح سابق عہدی قوم بھی بے نقاب ہوئی اور پھر ملرائٹس نے اسے روم کی بیٹی قرار دیا۔ کوہ کرمل کی کہانی اور اس تاریخ کی تکمیل ملرائٹس کے زمانے میں اشعیاہ باب 6 کے بارے میں دوسری گواہی فراہم کرتی ہے کہ سوال "کب تک" 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون تک کے عرصے کی علامت ہے۔

'اے ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خداوند خدا،' نبی التجا کرتا ہے، 'آج یہ معلوم ہو جائے کہ تُو اسرائیل میں خدا ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں نے یہ سب کچھ تیرے کہنے سے کیا ہے۔ اے خداوند، میری سن، میری سن، تاکہ یہ لوگ جان لیں کہ تو خداوند خدا ہے، اور تو نے ان کے دلوں کو پھر سے موڑ دیا ہے۔'

رعب انگیز سنجیدگی سے بوجھل ایک خاموشی سب پر طاری ہے۔ بعل کے کاہن دہشت سے کانپ رہے ہیں۔ اپنے گناہ سے آگاہ، وہ فوری سزا کے منتظر ہیں۔

ایلیاہ کی دعا ختم ہوتے ہی آسمان سے آگ کی لپٹیں، جو بجلی کے درخشاں کوندوں کی مانند ہیں، قائم کیے گئے مذبح پر اترتی ہیں، قربانی کو کھا جاتی ہیں، نالی کا پانی چاٹ لیتی ہیں، اور حتیٰ کہ مذبح کے پتھر بھی بھسم کر دیتی ہیں۔ آگ کی چمک پہاڑ کو منور کر دیتی ہے اور مجمع کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ نیچے کی وادیوں میں، جہاں بہت سے لوگ اوپر والوں کی حرکات کو بے چینی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں، آگ کا نزول صاف دکھائی دیتا ہے، اور سب اس منظر پر حیران رہ جاتے ہیں۔ یہ اُس آگ کے ستون کی مانند ہے جس نے بحر قلزم پر بنی اسرائیل کو مصری لشکر سے جدا کر دیا تھا۔

پہاڑ پر موجود لوگ اندیکھے خدا کے حضور بیبت سے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ وہ آسمان سے بھیجی ہوئی آگ کو دیکھتے رہنے کی جسارت نہیں کرتے۔ انہیں خوف ہے کہ کہیں وہ خود بھسم نہ ہو جائیں؛ اور جب ان پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کا فرض ہے کہ الیاس کے خدا کو اپنے باپ دادا کے خدا کے طور پر، جس کی وفاداری ان پر لازم ہے، تسلیم کریں، تو وہ سب یک آواز ہو کر پکار اٹھتے ہیں: 'خداوند ہی خدا ہے؛ خداوند ہی خدا ہے۔' حیرت انگیز صفائی کے ساتھ یہ صدا پہاڑ پر گونجتی ہے اور نیچے میدان میں اس کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ آخرکار اسرائیل بیدار ہو گیا، دھوکے سے آزاد، تائب۔ آخرکار قوم دیکھتی ہے کہ اس نے کس قدر خدا کی بے حرمتی کی ہے۔ بعل پرستی کی حقیقت، اس معقول عبادت کے مقابلے میں جو سچے خدا کو درکار ہے، پوری طرح آشکار ہو جاتی ہے۔ لوگ یہ مان لیتے ہیں کہ اوس اور بارش کو روک رکھنے میں خدا کی عدالت اور رحمت تھی، یہاں تک کہ وہ اس کے نام کا اعتراف کرنے پر آگئے۔ اب وہ اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہیں کہ الیاس کا خدا ہر بت سے برتر ہے۔ انبیا اور بادشاہ، 153.

کب تک؟ موسیٰ

علامتی سوال 'کب تک' پہلی بار کلام نبوت میں موسیٰ کے زمانے میں مصریوں پر آنے والی آٹھویں بلا میں اٹھایا جاتا ہے۔ آٹھویں بلا 'ٹڈی دل' ہے (اسلام کی علامت) جو 'مشرقی ہوا' (اسلام کی علامت) کے ذریعے لایا جاتا ہے۔

اور موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس آئے اور اس سے کہا، عبرانیوں کے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: تو کب تک میرے حضور اپنے آپ کو فروتن کرنے سے انکار کرے گا؟ میری قوم کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے۔ ورنہ اگر تو میری قوم کو جانے دینے سے انکار کرے تو دیکھ، کل میں ٹڈی دل کو تیرے ملک پر لے آؤں گا۔ اور وہ زمین کے چہرے کو اس قدر ڈھانپ لے گا کہ زمین دکھائی نہ دے گی؛ اور وہ ژالہ باری کے بعد جو کچھ بچا ہے، جو تیرے لیے باقی رہ گیا ہے، اسے کھا جائے گا، اور ہر وہ درخت کھا جائے گا جو تیرے لیے کھیت میں اگتا ہے۔ اور وہ تیرے گھروں کو، تیرے سب خادموں کے گھروں کو اور سب مصریوں کے گھروں کو بھر دے گا؛ ایسا کہ نہ تیرے باپوں نے، نہ تیرے باپ دادا نے دیکھا، اس دن سے جب وہ زمین پر ہوئے آج تک۔ پھر وہ پلٹ کر فرعون کے پاس سے نکل گیا۔

اور فرعون کے خادموں نے اس سے کہا، یہ شخص کب تک ہمارے لیے پھندا بنا رہے گا؟ آدمیوں کو جانے دے تاکہ وہ اپنے خداوند خدا کی عبادت کریں۔ کیا تو اب تک نہیں جانتا کہ مصر برباد ہو چکا ہے؟

اور موسیٰ اور ہارون کو پھر فرعون کے حضور لایا گیا، اور اُس نے اُن سے کہا، جاؤ، خداوند تمہارے خدا کی عبادت کرو؛ لیکن وہ کون ہیں جو جائیں گے؟

اور موسیٰ نے کہا، ہم اپنے چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ، اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ، اپنی بیہڑ بکریوں اور اپنے مویشیوں کے ساتھ جائیں گے؛ کیونکہ ہمیں خداوند کے لئے عید منانی ہے۔

اور اُس نے اُن سے کہا، خداوند تمہارے ساتھ اسی طرح ہو جیسے کہ میں تم کو اور تمہارے بچوں کو جانے دوں۔ خبردار! کیونکہ تمہارے سامنے آفت ہے۔ ایسا نہیں ہوگا: اب تم میں سے جو مرد ہیں وہ جا کر خداوند کی خدمت کریں، کیونکہ تم نے اسی کی خواہش کی تھی۔ اور انہیں فرعون کے حضور سے ہنکا دیا گیا۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، ٹڈیوں کے لیے مصر کی زمین پر اپنا ہاتھ دراز کر، تاکہ وہ مصر کی زمین پر چڑھ آئیں اور زمین کا ہر سبزہ، بلکہ وہ سب کچھ بھی جو اولوں نے چھوڑا تھا، کھا جائیں۔ اور موسیٰ نے اپنا عصا مصر کی زمین پر پھیلا دیا، اور خداوند نے اس ملک پر مشرقی ہوا چلائی، پورا دن اور پوری رات؛ اور جب صبح ہوئی تو مشرقی ہوا ٹڈیاں لے آئی۔ اور ٹڈیاں مصر کی ساری زمین پر چڑھ آئیں اور مصر کی تمام سرحدوں میں ٹھہر گئیں؛ وہ نہایت سخت آفت تھیں؛ ان سے پہلے ان جیسی ٹڈیاں کبھی نہ تھیں، اور نہ ان کے بعد ایسی ہوں گی۔ کیونکہ انہوں نے ساری زمین کا چہرہ ڈھانپ لیا، یہاں تک کہ زمین تاریک ہو گئی؛ اور انہوں نے زمین کا ہر سبزہ اور درختوں کے سب پھل جو اولوں نے چھوڑ دیے تھے، کھا لیے؛ اور تمام مصر کی زمین میں نہ درختوں میں کوئی سبز چیز باقی رہی، نہ کھیتوں کے سبزے میں۔

تب فرعون نے فوراً موسیٰ اور ہارون کو بلایا اور کہا، میں نے خداوند تمہارے خدا کے خلاف اور تمہارے خلاف گناہ کیا ہے۔ سو اب میں تیری منت کرتا ہوں، صرف اس بار میرا گناہ معاف کر، اور خداوند اپنے خدا سے التجا کر کہ وہ مجھ سے صرف یہ موت دور کر دے۔ پھر وہ فرعون کے پاس سے نکل گیا اور خداوند سے التجا کی۔ اور خداوند نے ایک نہایت زور دار مغربی ہوا چلائی جس نے ٹڈیوں کو اڑا کر بحر قلزم میں پھینک دیا؛ مصر کی ساری سرحدوں میں ایک بھی ٹڈی باقی نہ رہی۔
خروج 3:10-19.

پہلے "عبرانیوں کا خداوند خدا" یہ پوچھتا ہے، "تو کب تک میرے سامنے اپنے آپ کو عاجز کرنے سے انکار کرے گا؟" اور پھر اس کے بعد فرعون کے خادموں نے فرعون سے دوبارہ کہا، "یہ شخص کب تک ہمارے لیے دام ہوگا؟" یہ سوال آٹھویں بلا کے دوران پوچھا جاتا ہے، جو کئی وجوہات کی بنا پر 9/11 کے ساتھ

مطابقت رکھتی ہے۔ دسویں بلا پہلوٹھوں کی ہلاکت ہے، جو صلیب کے ساتھ ہم آہنگ ہے اور اس کے بعد بحرِ قلزم کے کنارے مایوسی آتی ہے، جسے وحی صلیب پر شاگردوں کی مایوسی کے ساتھ ہم آہنگ قرار دیتی ہے، جو 1844 میں میلرائیٹوں کی عظیم مایوسی کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ وہ تینوں گواہ سب کے سب اتوار کے قانون کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ دسویں بلا ہی اتوار کا قانون ہے اور اس سے دو بلائیں پہلے آٹھویں بلا نے "مشرقی ہوا" کے ساتھ "ٹڈی دل" لے آئی۔ "ٹڈی دل" نے تمام زمین کو بھر دیا، بالکل اسی طرح جیسے آج اسلام جبری ہجرت کے ذریعے اپنی تاریکی پھیلا کر پوری دنیا کو بلا رہا ہے۔ "صحرائی ٹڈی" کا لاطینی نام "migratoria" "migratoria" ہے، جو ہجرت کے ذریعے اسلام کے پھیلاؤ کی نمائندگی کرتا ہے، جس کی مثال قدرتی دنیا میں ہجرت ہی ہے۔

نویں بلا ایک ایسی تاریکی تھی جو محسوس کی جا سکتی تھی۔

اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا، اپنا ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا، تاکہ مصر کے ملک پر اندھیرا ہو، بلکہ ایسا اندھیرا جو محسوس کیا جا سکے۔ اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف پھیلایا؛ اور مصر کے سارے ملک میں تین دن تک گھنا اندھیرا چھا گیا۔ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے، اور تین دن تک کوئی اپنی جگہ سے نہ اٹھا؛ لیکن تمام بنی اسرائیل کے گھروں میں روشنی تھی۔ خروج 23-10:21.

"کب تک" کی علامت میں جس کی نمائندگی کرمل پہاڑ اور ایلپاہ کرتے ہیں، ایک امتیاز اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آگ آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ ایلپاہ کے خدانے وہ کیا جو بعل نہیں کر سکا۔ میلرائیٹ تاریخ میں یہ امتیاز زوال یافتہ ساردیسی پروٹسٹنٹ ازم اور میلرائیٹ ایڈونٹسٹ تحریک کے درمیان کیا گیا تھا۔ موسیٰ کے معاملے میں امتیاز اندھیرے اور روشنی کا تھا؛ عبرانی گھروں میں روشنی تھی۔ یسعیاہ مزید ہمیں بتاتا ہے کہ جو لوگ موسیٰ کے سلسلے میں روشنی نہیں رکھتے، جو وہی ہیں جنہیں ایلپاہ نے ہلاک کیا، اور جو میلرائیٹ دور میں پروٹسٹنٹ ازم کا چوغہ کھو دیتے ہیں، وہ ایک "قوم" ہیں جو "سن" تو لیتے ہیں "مگر سمجھتے نہیں؛ اور دیکھ" تو لیتے ہیں "مگر ادراک نہیں کرتے۔" پھر ان لوگوں کے بارے میں ایک اعلان کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے، "اس قوم کے دل کو موٹا کر، ان کے کان بوجھل کر، اور ان کی آنکھیں بند کر دے؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اپنے کانوں سے سنیں، اپنے دل سے سمجھیں، پھر رجوع کریں اور شفا پائیں۔"

کام کرنے کے لیے آمادہ تھا، مگر اُن لوگوں کو جو نہیں سنیں گے انہیں منادی کرنے کی ذمہ داری سے مغلوب ہو گیا۔ یسعیاہ نے تب کہا: "اے خداوند، کب تک؟"

مصر کی دس بلاؤں میں سے آخری تین، 9/11 سے اتوار کے قانون تک کے تین مراحل کی شہادت دیتی ہیں۔ 11 اگست 1840 کو پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی گئی، اور 19 اپریل 1844 کو دوسرا فرشتہ آیا اور 12 تا 17 اگست کو ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں اسے قوت دی گئی، اور تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آیا۔ تیسرا فرشتہ اتوار کے قانون کے ساتھ ہم آہنگ ہے، لہذا یہ ایک تین مرحلہ وار عمل کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ پہلے اور دوسرے کے بغیر تیسرا ہو ہی نہیں سکتا۔

پہلا اور دوسرا پیغام 1843 اور 1844 میں دیا گیا تھا، اور ہم اب تیسرے پیغام کے اعلان کے تحت ہیں؛ لیکن تینوں پیغامات اب بھی اعلان کیے جاتے ہیں۔ یہ اب بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا پہلے کبھی تھا کہ انہیں اُن لوگوں کے سامنے دہرایا جائے جو سچائی کے متلاشی ہیں۔ قلم اور زبان کے ذریعے ہمیں یہ اعلان پہنچانا ہے، ان کی ترتیب دکھاتے ہوئے، اور اُن نبوتوں کی تطبیق بیان کرتے ہوئے جو ہمیں تیسرے فرشتے کے پیغام تک لے آتی ہیں۔ پہلے اور دوسرے پیغام کے بغیر تیسرا پیغام ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ پیغامات ہمیں دنیا کو مطبوعات میں، خطبات میں دینے ہیں، نبوتی تاریخ کے تسلسل میں وہ باتیں دکھاتے ہوئے جو ہو چکی ہیں اور جو ہونے والی ہیں۔ سیلیکٹڈ میسیجز، کتاب 2، 104، 105.

مصر کی دسویں بلا کو الہامی طور پر صلیب اور اس سے وابستہ بعد کی مایوسی کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے۔ لہذا دسویں بلا تیسرا پیغام ہے، جس کے لیے نبوی تقاضے کے مطابق اس سے پہلے پہلا اور دوسرا پیغام ہونا ضروری ہے۔ 9/11 پر خداوند نے فرعون سے "کب تک" پوچھا، اور اسی کے فوراً بعد فرعون کے خادموں نے بھی "کب تک" پوچھا۔ جب موسیٰ نے خدا کا "کب تک" والا سوال فرعون تک پہنچا دیا، اور اس سے ذرا پہلے کہ خادم موسیٰ کے سوال کو فرعون کے سامنے دہرائیں، موسیٰ ایک موڑ کی نشاندہی یوں کرتے ہیں کہ، "وہ پلٹا، اور فرعون کے حضور سے نکل گیا۔" خروج 10:6۔

نائن الیون ایک پیشگوئی فیصلہ کن موڑ تھا، جس کی مثال اُس وقت قائم ہوئی تھی جب موسیٰ نے ٹڈی دل کی وہ آفت نازل کی تھی جو مشرقی ہوا کے ساتھ آئی تھی۔

ایسے ادوار آتے ہیں جو اقوام اور کلیسیا کی تاریخ میں اہم موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ مشیت الہی میں، جب ایسے مختلف بحران آتے ہیں، تو اس وقت کے لیے روشنی عطا کی جاتی ہے۔ Bible Echo، 26 اگست، 1895۔

اگلی بلا نے، اس پر منحصر کہ آپ کس طبقے سے تعلق رکھتے تھے، اندھیرا یا روشنی پیدا کی۔ 9/11 اقوام اور کلیسیا کی تاریخ میں ایک "اہم موڑ" تھا۔ اسی موقع پر خدا کے لوگوں کو پکارا گیا کہ وہ لوٹ آئیں اور پرانے راستوں پر چلیں، لیکن انہوں نے ان پر چلنے سے انکار کیا اور نرسنگے کی آواز پر کان نہ دھرے۔ ایلینا کے بعد اندھیرے اور روشنی کے درمیان ایک جدائی قائم کی گئی، اور موسیٰ نے پوچھا، "کب تک؟" وہ مزید اس عبارت میں بیان کرتی ہے:

ایسے ادوار بھی آتے ہیں جو اقوام اور کلیسیا کی تاریخ میں فیصلہ کن موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ خدا کی مشیت میں، جب ایسے مختلف بحران آن پہنچتے ہیں تو اُس وقت کے لیے روشنی عطا کی جاتی ہے۔ اگر اسے قبول کیا جائے تو روحانی ترقی ہوتی ہے؛ اور اگر اسے رد کر دیا جائے تو روحانی زوال اور بربادی پیچھے پیچھے آتی ہیں۔ بائبل ایکو، 26 اگست، 1895۔

ہم اگلے مضمون میں "کتنی دیر" کے موضوع کو جاری رکھیں گے۔

مئی 1842 میں، بوسٹن، میساچوسٹس میں ایک جنرل کانفرنس بلائی گئی۔ اس اجلاس کے آغاز پر، بیورہل کے بھائی چارلس فچ اور اپولوس ہیل نے دانی ایل اور یوحنا کی تصویریں نبوتیں پیش کیں، جنہیں انہوں نے کپڑے پر پینٹ کیا تھا، اور ان پر نبوتی اعداد بھی درج کیے تھے جو ان کی تکمیل ظاہر کرتے تھے۔ بھائی فچ نے کانفرنس کے سامنے اپنے چارٹ سے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ ان نبوتوں کا جائزہ لے رہا تھا تو اس نے سوچا تھا کہ اگر وہ اسی نوعیت کی کوئی چیز تیار کر سکے جیسی یہاں پیش کی گئی ہے تو موضوع سادہ ہو جائے گا اور اسے سامعین کے سامنے پیش کرنا اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ یہ ہماری راہ میں مزید روشنی تھی۔ یہ بھائی وہی کر رہے تھے جو خداوند نے 2,468 برس پہلے اپنی رویا میں حبقوق کو دکھایا تھا، یہ کہتے ہوئے، 'رویا کو لکھ اور اسے تختیوں پر صاف صاف لکھ، تاکہ پڑھنے والا دوڑتے ہوئے اسے پڑھ سکے۔ کیونکہ یہ رویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے۔' حبقوق 2:2۔

موضوع پر کچھ بحث کے بعد، متفقہ طور پر یہ قرار دیا گیا کہ اس جیسے تین سو کو لیتھوگراف کیے جائیں، جس پر جلد ہی عمل درآمد ہوا۔ انہیں '43 کے چارٹس' کہا گیا۔ یہ ایک نہایت اہم کانفرنس تھی۔ جوزف بیٹس کی خود نوشت، 263۔

"میں نے دیکھا ہے کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی رہنمائی میں تھا، اور یہ کہ اُس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے تھی؛ کہ اعداد و شمار ویسے ہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا؛ کہ اُس کا ہاتھ اُن میں بعض اعداد کی ایک غلطی پر تھا اور اُسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھا، تاکہ کوئی اُسے دیکھ نہ سکے، یہاں تک کہ اُس کا ہاتھ ہٹا لیا گیا۔" Early Writings, 74۔

"یہ دوسرے ظہور مسیح کے واعظوں اور اخبارات کی متفقہ گواہی تھی، جب وہ 'اصل ایمان' پر قائم تھے، کہ چارٹ کی اشاعت حبقوق 2:2، 3 کی تکمیل تھی۔ اگر چارٹ نبوت کا ایک موضوع تھا (اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ اصل ایمان کو چھوڑ دیتے ہیں)، تو پھر لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ 457 ق م وہ سال تھا جس سے 2300 دنوں کی تاریخ شمار کی جائے۔ یہ ضروری تھا کہ 1843 ہی وہ پہلا وقت ہو جو شائع کیا جائے، تاکہ 'رویا' 'تأخیر' کرے، یا یہ کہ ایک مدت تأخیر ہو، جس میں کنواریوں کا گروہ وقت کے اس عظیم موضوع پر غنودگی اور نیند میں پڑا رہے، عین اس سے پہلے کہ انہیں نصف شب کی للکار کے ذریعہ بیدار کیا جائے۔ "Second Advent Review and Sabbath Herald جلد اول، نمبر 2، جیمز وائٹ۔